تعارف و تبصرۂ کتب

کتاب: ڈاکٹر محمد حمید اللہ: ایک رجحان ساز سیرت نگار
(بعض دیگر مباحث)

مولفہ: ڈاکٹر زیبا افتخار (شعبۂ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی)

تبصرہ نگار: ڈاکٹر آسیہ شبیر (لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور)

ناشر: مجلس التفسیر، کراچی

قیمت: =/350روپے　صفحات: 226

تعارف و تبصرہ کتب و مجلات: تعارف و تبصرہ کے لیے مدیر کے نام ہر کتاب اور مجلہ کی کم از کم دو کاپیاں ارسال فرمائیں۔(مدیر)

ABSTRACT

Dr. Muhammad Hamidullah is a known scholar and intellectual. Researchers cannot ignore the academic work of Dr. Muhammad Hamidullah in the subject of Islamic Studies. This book highlights Dr. Muhammad Hamid ullah's work on Seerah. Dr. ZebaIftikhar gave brief introduction of Dr. Hamid ullah and covered all aspects of his work about Seerah.

Keywords: Dr. Muhammad Hamidullah, Seerah, Islamic Studies.

عصر حاضر میں علوم اسلامی کا کوئی بھی سنجیدہ طالب علم، خواہ اس کا تعلق مشرق سے ہو یا مغرب سے، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی علمی تحقیقات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جس لگن، عرق ریزی، بے لوثی اور جذبے کے ساتھ انھوں نے علوم دینیہ کی خدمت کی، سلف صالحین کی یاد تازہ کر دی اور جس متانت کے ساتھ انھوں نے اپنی انتھک تحقیق کے نتائج کو قلم بند کیا، وہ بھی اس دور میں بس انہی کا خاصہ تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نہ صرف مسلمانوں کے عظیم علمی ورثے کے امین بنے، بلکہ دولتِ آصفیہ کی نیک نامی کا ذریعہ بھی ہوئے۔ ان جیسی حقیقی معنوں میں نابغۂ روزگار شخصیت کی تشکیل میں ریاست کا کردار، بر صغیر کے مسلم عہدِ زریں کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔۔۔ علم و تحقیق کے اعتبار سے اس دور انحطاط میں بھی فراخ دلانہ علمی سر پرستی، جبکہ سلطنت و حکومت کے سر پر خطرات کے بادل منڈلا رہے تھے۔ قیام پاکستان کے تقریباً ایک سال بعد ہی یہ ریاست "مقبوضہ" ہو گئی، جہاں پر حریت کیش "حمید اللہ" نے دوبارہ قدم نہ رکھا، البتہ جو اڑان وہاں سے بھری تھی، ایک کے بعد ایک نئے افق تک انھیں پہنچاتی رہی۔

اس بلند و بالا عملی شخصیت کی خدمات کی ایک جہت، یعنی سیرت نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر زیبا افتخار صاحبہ نے بڑے شگفتہ اسلوب میں قلم اٹھایا ہے۔ سوا دو سو صفحات کی اس اہم کتاب کا باب اول، حسب روایت ڈاکٹر حمید اللہ کی شخصیت کے بارے میں ہے۔ پیدائش، تعلیم و تعلم اور ابتدائی زندگی سے علمی ذوق و شوق، اجتماعی معاملات میں ان کی دلچسپی، معاصرین، غرض ہر اہم پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی اُٹھان، بچپن کے حالات اور زمانہ طالب علمی کی سرگرمیوں سے ہی متعین ہوتی نظر آتی ہے۔ اسی طرح سیرت نگاری کی طرف ان کی توجہ بھی، مصنفہ کے مطابق، قیامِ فرانس کے دوران ہوئی۔ فرانس مستشرقین کا گڑھ تھا، اسلام پر مجموعی طور پر اعتراضات کے علاوہ، سیرت نبوی ﷺ پر بھی اعتراضات ہوتے تھے، اور ڈاکٹر حمید اللہ صرف ''کرمِ کتابی'' نہیں رہ سکتے تھے چنانچہ گرد و پیش کے حالات نے انھیں سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے تحقیقات کی طرف بھی متوجہ کیا۔ یوں کتاب کا یہ پہلا باب دلچسپ بھی ہے اور فکر انگیز بھی۔

''سیرت نگاری، بطور علوم اسلامیہ کی ایک اہم شاخ'' کے آغاز وارتقاء کے حوالے سے باب دوم، سوم اور چہارم (صفحہ ۲۰ سے ۸۹) میں بڑے شرح وبسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس طرح طویل بحث کا تعلق ڈاکٹر حمید اللہ سے کس قدر ہے، اس بات سے صرف نظر کر لیا جائے، تو بجائے خود یہ بڑی قیمتی معلومات ہیں جو حوالوں اور زمانی ترتیب کے ساتھ سیرت کے مبتدی طالب علم کے لیے جمع کر دی گئی ہیں۔

باب پنجم میں برصغیر میں ۱۸۵۷ کے بعد سیرت نگاری کی روایت پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ یہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لیے پر آشوب اور مشکل ترین دور تھا۔ برصغیر میں انگریزی اقتدار کے آغاز سے لے کر، تقسیم ہند تک کا زمانہ، اور پھر وہ وقت جب ڈاکٹر حمید اللہ کی اپنی ریاست ہندوستان کے لیے تر نوالہ بنی، اس دور میں سیرت نگاری کے حوالے سے مسلمانوں کے ہاں کئی رنگ اور رخ نظر آئے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی سیرت نگاری کا پس منظر جاننے کے لیے یہ معلومات ضروری تھیں، جن کو مہیا کرنے میں مؤلفہ نے بڑی کاوش سے کام لیا ہے۔ اس دور کی اہم اور نمائندہ تصانیف پر روشنی ڈالی ہے۔ اور ان کا اسلوب واضح کیا ہے۔

باب ششم ڈاکٹر حمید اللہ کی علمی خدمات کا جامع مرقع ہے۔ اس میں سے بہت سی تالیفات، تصانیف یا خطبات و مقالات سیرت سے متعلق بھی ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی بعض تصانیف ان کے مقالات کی تدوین کی صورت میں ہیں اور بعض مستقل تصانیف ہیں، جن کا مؤلفہ نے مناسب اور جامع تعارف شامل کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اپنی تصانیف میں ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنے اسلوب کی انفرادیت کو برقرار رکھا ہے اور علمی تحقیقات میں مستقل تازہ کاری کی روایت کو آگے بڑھایا ہے۔ اسی باب میں ان کے خطبات بہاولپور کا تذکرہ ہے اور مطبوعہ مقالات کی فہرست بھی شامل ہے۔

خطبات بہاولپور ڈاکٹر حمید اللہ کے شگفتہ، برجستہ، محققانہ لیکن سلیس اور سادہ اسلوب کی زندہ مثال ہے۔ اسے جتنی مرتبہ پڑھا جائے، کبھی بیزاری نہیں ہوتی۔ڈاکٹر حمید اللہ کے مقالات و مضامین میں سے سب کا تعلق سیرت سے نہیں ہو سکتا تھا، لیکن یہ مفصل فہرست بجائے خود بڑی دلچسپی کا سامان رکھتی ہے۔ اس فہرست کی تیاری بھی کوئی آسان کام نہیں تھا، محققہ کی یہ کاوش قابل قدر ہے۔

باب ہفتم بعنوان ''ڈاکٹر حمید اللہ کی سیرت نگاری کے امتیازات'' اس کتاب کا اہم ترین باب اور ''حاصل'' ہے۔ ڈاکٹر زیبا افتخار صاحبہ نے بڑی محنت سے ڈاکٹر حمید اللہ کے اسلوب اور منہج کو واضح کیا ہے۔ اس حوالے سے انھوں نے ڈاکٹر حمید اللہ کی سیرت نگاری کے نو(۹) امتیازات کا ذکر کیا ہے اور ان ذیلی عنوانات کے تحت ڈاکٹر صاحب کی تحریروں سے ان خصائص کے لیے بڑی اہم اور دلچسپ مثالیں شامل کی ہیں۔ اس باب کے ذیلی عنوانات کے تحت مؤلفہ نے ڈاکٹر صاحب کے اسلوب تحریر کا دیگر سیرت نگاروں کے ساتھ تقابل بھی کیا ہے۔ یوں ڈاکٹر حمید اللہ کے امتیازات اور بھی نمایاں ہو گئے ہیں۔ تقریباً پچاس صفحات کے اس باب کے ہر صفحے پر ڈاکٹر زیبا صاحبہ کی محنت اور وسعت مطالعہ کے آثار جابجا نظر آتے ہیں۔ خاص طور پر وہ مقامات قابل ذکر ہیں جہاں مؤلفہ نے اپنی بے لاگ رائے بلا تکلف درج کی ہے۔۔۔ مثلاً رائے اور قیاس کے استعمال کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کو بعض معاملات کے سلجھانے میں مدد ملی اور ایک طرف بہت سے مسائل ہو گئے لیکن مؤلفہ کے مطابق ''بعض اوقات ڈاکٹر صاحب چوک گئے اور یہ قیاسات لاحاصل اور بے معنی بحث بن کر رہ گئے''۔ اصطلاحات جدیدہ کا استعمال اور سائنسی تحقیقات سے اپنے فکری مسائل میں استفادہ بھی ڈاکٹر حمید اللہ کے اسلوب کی انفرادیت ہے، جسے مؤلفہ نے بڑی خوبی کے ساتھ واضح کیا ہے۔ اس باب کے مطالعے کے دوران بار بار خواہش جاگتی ہے کہ مؤلفہ اور بھی مثالیں پیش کرتیں (جو بڑی آسانی سے شامل کتاب کی جا سکتی تھیں) ڈاکٹر صاحب کی تحریروں کے مزید اقتباس شامل کرنے سے ان کا اسلوب اور بھی واضح ہو جاتا ہے اور قاری کی تشنگی بھی دور کرنے کا سامان ہو جاتا۔ اس آخری باب کے دو تین حصے بھی بڑی آسانی کے ساتھ کیے جا سکتے تھے تا کہ ایک ہی باب غیر معمولی طوالت کا شکار نہ ہو جائے۔۔۔۔ مثلاً

- مصادر و ماخذ کے اعتبار سے رجحان ساز۔۔۔ اس میں ان کے مشرق و مغرب کے مصادر کی جامع فہرست شامل ہو سکتی تھی، نیز ڈاکٹر حمید اللہ کے علمی و تحقیقی سفر اور مشاہدات کی روداد بھی شامل ہو سکتی تھی، یہ امتیاز سابق سیرت نگاروں میں کم ہی نظر آتا ہے۔
- اسلوب اور تحریروں کے اعتبار سے رجحان ساز۔۔۔ اس عنوان کے تحت بہت سے ذیلی عنوانات باندھے جا سکتے ہیں۔ مثالیں ہر کتاب، ہر مقالے میں آسانی سے مل جائیں گی۔

- اور مثلاً تفردات۔۔۔۔ کیا اچھا ہو کہ ان تفردات کا پس منظر بھی شامل کر لیا جائے اور کم از کم آٹھ دس کا مفصل بیان ہو جائے۔
- کتاب کی طباعت عمدہ ہے اور قیمت مناسب ہے۔